اندیشہ زوال از وردہ بتول

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندیشہ زوال

از

وردہ بتول

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

باب اول: دشتِ تنہائی

یہ جو ننگ تھے یہ جو نام تھے مجھے کھا گئے

یہ خیالِ پختہ جو خام تھے مجھے کھا گئے

کبھی اپنی آنکھ سے زندگی پہ نظر نہ کی

وہی زاویے کہ جو عام تھے مجھے کھا گئے

میں عمیق تھا کہ پلا ہوا تھا سکوت میں

یہ جو لوگ محوِ کلام تھے مجھے کھا گئے

وہ جو مجھ میں ایک اِکائی تھی وہ نہ جڑ سکی

یہی ریزہ ریزہ جو کام تھے مجھے کھا گئے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ عیاں جو آبِ حیات ہے اسے کیا کروں

کہ نہاں جو زہر کے جام تھے مجھے کھاگ ئے

وہ نگیں جو خاتمِ زندگی سے پھسل گیا

تو وھی جو میرے غلام تھے مجھے کھاگ ئے

میں وہ شعلہ تھا جسے دام سے تو ضرر نہ تھا

پہ جو وسوسے تہ دام تھے مجھے کھاگ ئے

جو کھلی کھلی تھیں عداوتیں مجھے راس تھیں

یہ جو زہر خند سلام تھے مجھے کھاگ ئے

www.novelsclubb.com

کہانی ہے جی اٹھنے کی کہانی ہے مر جانے کی

کرداروں نے مر جانا ہے کہانی نے جی جانا ہے

سخت گرمی والے جون میں بھی عدالت کا وہ کمرہ اپنے اندر سموئے لوگوں کو دسمبر سی ٹھنڈ کا احساس دلا رہا تھا کٹہرے میں کھڑی لڑکی اپنی جانب اٹھنے والی ہر نگاہ سے بے نیاز کھڑکی کے باہر جھانک رہی تھی سفید لمبی قمیص کے اوپر سیاہ چادر لیے اس کا چہرہ بے تاثر تھا اس کی دائیں جانب جسٹس ولید سامنے کھڑے خوبرو نوجوان کے دلائل تحمل سے سن رہے تھے کمرے میں بیٹھا ہر شخص ایک نظر اس لڑکی پر ڈالتا اور ایک اچھنبی سی نگاہ اس محوِ گفتگو نوجوان پر جو کہ اس لڑکی کے حق میں ہر ممکن کوشش کرتا دکھائی دے رہا تھا چند لمحوں کیلیے اس کمرے میں خاموشی چھا گئی جیسے وہ نوجوان اب اور بولنے کی طاقت کھو بیٹھا ہو سکوت کو توڑتے ھوئے ادھیڑ عمر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جسٹس ولید کی آواز کمرے کی دیواروں سے ٹکرانے لگی کٹہرے میں کھڑی لڑکی جج کے چشموں میں اپنا عکس دیکھنے لگی

تمام ثبوتوں آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی انکھوں کے آگے ایک سال قبل کا دسمبر گردش کرنے لگا

اور تمام گواہوں۔۔۔آوازیں مدھم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام آباد کے سٹی ہسپتال کے واشروم کے شیشے میں اسے اپنے پیچھے شرٹ جینز میں ملبوث لڑکے کا عکس دکھا جسے دیکھ کر وہ بے اختیار چونکی اور پھر چیختی ہوئے باھر کو لپکی اور وہ لڑکا یہ منظر حیرانی سے دیکھتا رہا۔ویل چیئر پہ بیٹھی بیس سے اکیس سال کی لڑکی اپنی بہن کو سٹیتھس سکوپ پکڑے بھاگتے ہوئے دیکھ کے چونکی۔

کیا ہوا آپا؟ تجسس سے بھری بھوری آنکھوں والی لڑکی سامنے اپنا سانس بہال کرتی ہوئی زیبائش کو یک ٹک دیکھنے لگی۔سوال سن کر زیبائش اب ہنسنے لگی تھی ہنستے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے اس کی آنکھیں چھوٹی ہو جاتی تھیں بالا نے پچھلے کئی عرصے میں پہلی بار اسے اتنا کھل کے ھنستے ہوئے دیکھا تھا اس کے چہرے پر بھی بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کچھ نہیں یار لیڈز واشروم میں ایک لڑکا آگیا تھا" بتاتے ہوئے اس کی ھنسی تھم چکی تھی۔ جب کہ یہ سن کر بالا نے کچھ خاص ردِ عمل نہ ظاھر کیا زیبائش کو دن بہ دن بالا کی بڑھتی خاموشی چبھنے لگی تھی۔

"چلیں آپا؟" بالا کی آواز پہ اس نے سر کو ہلکا سا خم دیا اور مین دروازے کی جانب بڑھ گیئں۔ دور کھڑی نرس سبینہ نے ان کو دیکھ کر ایک آہ بھری "اللہ انہیں ہمیشہ خوش رکھے"۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر ساد کہ رہے تھے کہ تم بلکل ٹھیک ہو بس اپنی خوراک اچھی کر لو" زیبائش نے گاڑی میں خاموشی توڑتے ہوئے بولا۔ لیکن بالا کھڑکی سے باھر چپ چاپ جھانکتی رھی۔

گھر پر پھنچ کر پوچھا "امی نظر نہیں آرہی" "میں نے انھیں دوا دے کے سلا دیا تھا" بالا نے جواب دے کر زیبائش کی پریشانی کم کی "آپ کو دیر ہو رھی ہو گی" بالا نے یاد دہانی کروائ "او ہاں میں چلتی ہوں شام میں آوں گی" بالا نے یہ سن کر قدرِ ناگواری کا اظہار کیا لیکن وہ خاموشی سے زیبائش کو بیرونی دروازے سے جاتا دیکھنے لگی۔ان چار کمروں اور ایک ٹیریس پر مشتمل فلیٹ میں اب وہ پھر سے اکیلی رہ گئ تھی تنہائ سے اکتاہٹ کے بجاۓ اپنایئت ہونے لگی تھی اپنے مقدر سے سمجھوتہ کر لیناہی قلبِ مطمئنہ کا حصول یقینی بنا سکتا ہے۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی آپ اب واپس تو نہیں جایں گے نا؟" امل نے قدرِ معصومیت سے اپنا خوف اسفندیار کے سامنے رکھا تو وہ اس کی فکر مندی پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"میری پیاری سی بہن فکر نہ کرو تمہیں تنگ کرنے کیل ئے میں آ گیا ہوں ہمیشہ کیل ئے" شرارت سے بھری آنکھیں لی ئے اب وہ امل کے گال کھینچ رہا تھا۔

"بھائی کی چمچی" ایمن کمرے سے باھر جاتی ہوئی بولی۔ "ہاں ہوں چمچی تمہیں کوئی تکلیف" امل چڑتے ہوئے چلائی تھی۔

"اہاں امل بڑی ہے وہ بد تمیزی نہیں کرتے" اسفند نے قدرِ خفگی سے بولا تو شرمندگی سے امل نے چہرہ نیچے جھکا لیا۔

"یار تمہیں معلوم ہے نا یہ سب ہم سے جلتی ہیں" اسفند نے امل کی شرمندگی بھانپ لی تھی یہ سن کر امل کی آنکھوں میں چمک آئی تھی "یہ تو ہے اب میں آپ کی فیوریٹ بہن جو ہوں" قدرِ رک کہ بولی "ہوں نا؟" وہ اسفند کے چہرے کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانب کسی انجانِ خوف کے ساتھ دیکھنے لگی رد کیۓ جانے کا خوف انکار ہو جانے کا خوف۔

"جی آپ ہی ہیں میری اکلوتی فیوریٹ بہن اب میں جاؤں مجھے دیر ہو رھی ہے" التجائ لہجے میں اس نے امل سے پوچھا" جایں میں نے روکا تھوڑی ہے لیکن واپس جلدی آنا ہے ٹھیک ہے ؟" انگلی اٹھا کر اس نے تمبیہ کی

"جو حکم میرے آقا" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اثبات میں سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا"۔

رسمی کلمات کہتے زیبائش اب ہسپتال کے بیرونی دروازے سے نکل کر گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔ وہ تھکی ہاری گھر میں داخل ہوئ اپنا وائٹ کوٹ صوفے پہ رکھتے ہوے وہ اپنے کھلے بالوں کو باندھنے لگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔" بالا۔۔۔ بالا" کافی آوازوں پر بھی جب کوئی ردِ عمل نہ آیا تو وہ کمرے کی جانب بڑھی۔اندر کا منظر دیکھ کر اس کے پاؤں جم گ ۓ۔کمرے کے ایک کونے میں وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔اپنی آنکھوں سے بہتے ہوۓ آنسوئں کو وہ خود ہی صاف کرتی کہ اتنے میں ایک سیلاب اور امڈ آتا۔اس کے آنسوئں صاف کرنے کیل ۓ اس کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ موجود نہ تھے لاشعوری طور پر یہی اس کے آنسوئں کا سبب تھا۔دروازے کے زینے پہ کھڑی زیبائش اب بالا کی جانب دوڑی تھی۔

"بالا میری جان کیا ہوا تم اتنا کیوں رو رھی ہو سب ٹھیک ہے نا امی ٹھیک ہیں تم گری ھو کیا؟ بالا کو آغوش مین لی ۓ اس نے اپنا ہر وسوسہ بول دیا۔بالا مزید روتے ھوۓ زیبائش سے لپٹی اس کی یہ حالت زیبائش سے دیکھی نہیں جارھی تھی۔سہارا دیتے ہوۓ اس نے بالا کو بیڈ پر بٹھایا اور پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا جسے بالا ایک سانس میں پی گی جیسے اسے ایسے ہی کسی لمحے کا انتظار تھا۔

"اب بتاؤ مجھے کیا ہوا کس نے تمھیں اتنا دکھی کر دیا میں کافی دنوں سے تمھارا بدلتا رویہ دیکھ رھی ہوں بالا آخر تم کچھ شئیر کیوں نہیں کرتی؟" زیبائش نے دکھ کے ساتھ لیکن ہمدردی بھرے لہجے میں پوچھا تو بالا کی آنکھوں میں پانی کا سیلاب پھر سے تیار تھا لیکن اب کی بار وہ ضبط کر گئ بچپن سے ھر احساس کو اندر اتارتے ہوئے وہ آج بھی بہت کچھ اندر اتار گئ لیکن اس نے کچھ نہ کچھ بولنے کا عزم پہلے ہی کر رکھا تھا۔

"آپا" قدرِ رک کر وہ اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی۔

"جی آپا کی جان بتاؤ مجھے" زیبائش اسے ہر ممکن طور پر احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ابو بہت یاد آتے ہیں" اب کی بار وہ ضبط کھو بیٹھی تھی وہ ہچکیاں لے کے رونے لگی تو زیبائش کی آنکھیں بھی نم ہو گئ ان دونوں بہنوں کا اپنے باپ سے

جذباتی لگاؤ نہ تھا بلکہ بالا تو ہر وقت ان سے خفا رہتی تھی لیکن خون کی کشش نے تمام کڑواہٹ کو بھلا دیا تھا اس ہجر میں رونے کیلیے ان کے پاس یہ رشتہ ہی کافی تھا رشتے سے منسوب یادوں کا خوشگوار ہونا لازمی نہیں تھا۔ایک لمبی خاموشی کے بعد بالا اب سنبھل چکی تھی۔

"آپا میرے ان سے تعلقات جیسے بھی تھے لیکن نہ جانے کیوں ان کی یاد نہیں جاتی حالانکہ مجھے ان کی یاد نہیں آنی چاہیے لیکن ان کی غیر موجودگی کا احساس ان کی دی گئی تلخ یادوں پر حاوی ہو جاتا ہے" بالا سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ ٹھر کر بول رہی تھی زیبائش کو اس کی سنجیدگی نے محظوظ کر دیا تھا۔

"ان کے جانے کے بعد آپ پر کتنا برڈن آگیا ہے نا اور امی تو اس ٹرامہ سے نکل ہی نہیں پا رہی ایسے میں یہ گھر مجھے کھانے لگا ہے اس کی چھت مجھے چبھنے لگی ہے"

بات جاری رکھتے ہوئے اس نے اپنی بے جان ٹانگوں کی جانب نگاہ ڈالی زیبائش نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی اس کی نگاہوں کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی ٹانگوں کو دیکھا "اور یہ بے بسی مجھے کاٹنے لگی ہے "۔اب کی بار زیبائش کا دل ٹوٹا تھا۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گی اگلے ہفتے سے تمہاری فزیو تھیریپی(physiotherapy) شروع ہو جائے گی اور جلد ایک بار پھر تم اپنے پیروں پہ کھڑی ہو جاؤ گی میرا یقین کرو "زیبائش نے اسے تسلی دی تو بالا نے زخمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔

"اور جہاں تک بات رہی ابو کی تو ان کی یاد آنا فطری عمل ہے لیکن جہاں زندگی مشکل لگنے لگے وہاں اس باب کا اختتام کر دینا چاہیے صفحوں کو پلٹ دینا چاہیے پرانی قلم کو پھینک کر اگلا باب لکھنے کیلیے نئی سیاہی کا استعمال کرنا چاہیے پچھلے باب کے کسی واقعہ کی جھلک نئے باب میں نہیں نظر آنی چاہیے "زیبائش کا ہر لفظ کسی مرہم کی طرح بالا کے زخموں کو بھر رہا تھا اس لمحے کا اس نے بہت انتظار کیا تھا آج وہ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے مخاطب تھی اس کو سننے والا آج کوئی انسان تھا جو بدلے میں کچھ بولنے کی سعت رکھتا تھا۔

"آپا تم ڈاکٹر کیوں بنی آپ کو تو موٹیو شنل سپیکر ہونا چاہیے" اب اس کمرے میں ان دونوں کے قہقہے گونج رہے تھے۔

"اچھا امی کہاں ہیں ؟" زیبائش کو اچانک خیال آیا۔

"وہ پڑوس کی رضیہ باجی آئی ہیں تو وہ ان کے ساتھ کمرے میں باتیں کر رھی ہیں" بالا نے جواب دیا۔

"اوہ میں بتانا بھول گئی جاوید انکل کی کال آئی تھی آج رات ان کے گھر دعوت ہے ھمیں بلایا ہے" بالا نے پرجوش ہوتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"کس خوشی میں بھلا؟" زیبائش اب اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرنے لگی۔

"ان کا بیٹا اسفندیار یاد ھے ؟" بالا ساتھ ساتھ اپنے بالوں کی چٹیاں بنانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں یاد ہے بچپن میں ہمارے گھر آیا کرتا تھا" زیبائش نے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔

"ہاں تو وہ باہر گیا تھا ناشاید لندن گیا تھا وہ واپس آگیا ہے اس کی خوشی میں رکھی ہے تقریب" بالا نے تفصیلات میں اضافہ کیا۔

"اچھا چلے جایں گے اب وہ ابو کے اتنے اچھے دوست تھے منع نہیں کرنا چاہیے" بالا کچھ ایسا ہی جواب سننا چاہتی تھی اس بہانے اس قید سے تھوڑی دیر رہائی تو ملے گی۔

☆☆☆

دس مرلے کے رقبے پر بنا عالی شان بنگلا آج پر رونق تھا۔ آگے بنے سبزہ زار پر بہت سے میزوں کے اطراف میں کرسیاں لگائی گئی تھیں جاوید صاحب اور ان کی اہلیہ نیلم بیگم دروازے پہ کھڑے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے اور نیلم بیگم ایک سرسری سی نگاہ کلائی پہ بندھی گھڑی پر ڈالتیں نیلے ویلوٹ کے گاون کے ساتھ ہلکی

جیولری اور بال سلیقے سے جوڑے میں باندے نیلم بیگم ہمیشہ کی طرح اپنی عمر سے جوان اور خوبصورت لگ رہی تھیں۔

"یہ لڑکا آج کی تاریخ میں واپس آجائے گا؟" جاوید صاحب دھیمے لیکن شدید غصے سے بولے تو نیلم بیگم خاموشی سے ایک کونے کو سرکنے لگی۔

دور ایک ٹیبل پر امل اپنا منہ اپنی ہتھیلیوں میں گرائے اسفندیار کی منتظر بیٹھی تھی۔

سفید لمبی فراک ڈارک لپسٹک کندھے پہ ریشمی دوپٹہ لٹکائے اس نے بھورے لمبے بال کھلے چھوڑے تھے زیبائش تیار ہو کر اچھی لگتی تھی سیاہ لمبی قمیص کے نیچے بالا نے جینز پہن رکھی تھی ہلکے میکپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

"السلام و علیکم بچے کیسی ہو" جاوید صاحب اور ان کی اہلیہ زیبائش لوگوں سے بہت اپنائیت سے ملے۔

"رضوانہ باجی کو ساتھ لا کر تم لوگوں نے بہت اچھا کیا" جاوید صاحب خاموش کھڑی رضوانہ کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"جی بس امی بھی گھر میں اکیلی ہوتی ہیں" زیبائش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا رسمی کلمات کے بعد اب وہ ایک ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔

"فون کیا تم نے اپنے لاڈلے کو سب اس کا پوچھ رہے ہیں کوئی خیال ہے اس کو" جاوید صاحب اب اور ضبط نہ کر سکے۔

"جی میں نے کہا ہے مناہل کو وہ کر رہی تھی فون میں پتہ کرتی ہوں آپ پریشان نہ ہوں آتا ہی ہو گا" نیلم بیگم اپنی ہی دی گئی تسلی پر پر اعتماد نہیں تھیں۔

"ادھر آؤ تم دونوں" نیلم بیگم نے اپنی دونوں بڑی بیٹیوں کو اشارے سے بلایا۔

"جی امی" ان میں سے ایک بولی۔

"اپنے بھائی کو فون کیا ہے تم نے ؟" ساتھ گزرنے والوں مہمانوں کو ایک پھیکی سی مسکراہٹ سے خوشآمدید بھی کرتیں۔

"جی امی وہ کہ رہے ہیں کہ وہ رستے میں ہیں بس پہنچنے والے ہیں" ایمن نے جواب دے کہ نیلم بیگم کی جان میں جان ڈالی۔

"آپ لوگ ڈرنکس لیں نا" ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے نیلم بیگم زیبائش سے مخاطب ہوئی تھی۔ جواباً زیبائش بس مسکرائی تھی نیلم بیگم اب بالا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تم کیسی ہو بالا کہیں ایڈمیشن لیا تم نے ؟"

بالا نے گردن اٹھا کر پر اعتماد لہجے میں کہا "جی اللہ کا شکر میں ٹھیک ہوں نہیں آنٹی ابھی ایڈمیشن نہیں لیا بس امی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔ اور آپ کا بیٹا نہیں نظر آرہا" آخر کار ہاتھ دکھتی رگ پر آہی گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس کیا کریں بیٹا اتنی سی عمر تم لوگوں پر اتنا برڈن آگیا جہانگیر بھائی کی پینشن آرھی ہے ؟" سوال کے بدلے سوال پوچھ کر ہمیشہ کی طرح انہوں بات دبالی۔

"ابھی کچھ پیپر ورک رہتا ہے ٹائم ملے تو وہ کروں" اب کی بار زیبائش نے جواب دیا تھا۔

" چلیں بیٹا اللہ آپ لوگوں کی مدد کرے "ھمدردی جتا کر اب وہ گم سم سی رضوانہ سے باتیں کرنے لگی۔

"ھیلو کیسی ہو امل " بالانی قدرِا اونچا بول کر امل کی توجہ اپنی جانب کی۔

" کیسی ہو سکتی ہوں میں "امل کا موڈ اب تک خراب تھا بالا اور زیبائش نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ کیا ہو گیا پرنسز "اب زیبائش بھی دلچسپی لینے لگی تھی اپنے بھائی جیسے نین نقش والی 7 سال کی امل گلابی فراک میں واقعیً شہزادی لگ رھی تھی۔

"بس پرنسز کا پرنس نہیں آرہا" اس نے گردن نیچے جھکالی بالا اور زیبائش نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔ان کے جواب سے پہلے امل نے پرجوش انداز میں کہا۔

"آگیا آگیا میرا پرنس" اس کی آنکھیں واقعی چمکی تھیں اس کے چہرے پہ اچانک سے خوشی کی ایک لہر دوڑی اور وہ بیرونی دروازے کی جانب لپکی اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے وہاں موجود ہر شخص نے ہی بیرونی دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

سیاہ پینٹ سفید شرٹ اور اوپر سیاہ کورٹ پہنے اس نے بالوں کو سلیقے سے جیل کی مدد سے پیچھے کو کیا ہوا تھا وہ واقعی کوئی شہزادہ لگ رہا تھا سانولی رنگت کے باوجود اس کے چہرے میں بلا کی کشش تھی۔امل کو بھاگتا دیکھ کر اس نے جھک کر اسے لگایا تو وہاں بیٹھا ہر شخص یہ منظر ستائشی نظروں سے دیکھنے لگے۔

"cute"" بالا کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

البتہ زیبائش کے ہونٹوں پر آشناسی مسکراہٹ پھیل گئی۔اسفند اب امل کا ہاتھ پکڑے اندر آرہا تھا۔کچھ ہی دیر میں ملازمین کھانا لگانے لگے۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی جاوید صاحب اور ان کی اہلیہ اسفندیار کے ہمراہ باری باری مہمانوں سے تعارف کروانے لگے۔ نیلم بیگم اب زیبائش سے مخاطب تھیں۔

"زیبائش یہ ہے ھے میرا بیٹا اسفندیار اور اسفند یہ ہیں جہانگیر انکل کی بیٹیاں ڈاکٹر زیبائش اور بالا اور یہ ان کی والدہ ہیں"

اسفند نے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ آگے کیا جسے باری باری دونوں بہنوں نے تھام لیا"nice to meet you again"(آپ سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی)اسفند کی توجہ اب مکمل طور پر زیبائش پر تھی نیلم بیگم انہیں چھوڑ کر جا چکی تھیں۔

زیبائش اب مسکرائی تھی"مجھے بھی خوشی ہوئی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شکر ہے آپ مجھے دیکھ کے بھاگی نہیں" وہ سنجیدہ تھا۔

"شکر ہے اب کی بار ہماری ملاقات لیڈیز واشروم میں نہیں ہوئی" زیبائش کے پاس جواب تیار تھا۔

اسفند نے اب قہقہہ لگایا تھا شرمندگی کا کوئی عنصر اس شخص کے چہرے پر نہیں تھا۔

ساتھ بیٹھی بالا کی حیرانی میں کچھ کمی آئی تھی۔

"اچھا تو آپ ڈاکٹر ہیں؟" اسفند نے گفتگو کا سلسلہ پھر سے شروع کیا۔

"جی بس کہہ سکتے ہیں اور آپ کا میری ورکنگ پلیس پر آنے کا اتفاق کیسا ہوا" اسفند نے کسی حد تک زیبائش کو بھی خود میں الجھا ہی لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتفاق سے میں بھی ڈاکٹر ہوں ابھی ڈگری مکمل ہوئی ہے تو سی وی جمع کروانے گیا تھا" اسفند نے تفصیلات میں اضافہ کیا تو زیبائش نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"باہر سے ڈگری لے کر یہاں کیوں جاب کرنے آیا ہے محبِ وطن ہو گا ضرور"

زیبائش نے دل میں سوچا۔

"نہیں میں کوئی محب الوطن نہیں ہوں "اس نے زیبائش کا ذہن پڑھ کر اس کو حیران کر دیا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا" زیبائش نے اپنے تاثرات چھپتاے ہوئے کہا۔

اوہ آایم سوری مجھے ایسے ہی لگا" یہ بول کر اس نے زیبائش کو ہی مزید شرمندہ کر دیا۔

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا" کچھ ہچکچا کر زیبائش بولی۔

www.novelsclubb.com

"السلام و علیکم اسفند بھائی میں آپ کو یاد ہوں "کوئی مصیبت بن کر بالا نے بات کا موضوع بدلا تو زیبائش نے سکون کا سانس لیا آج بھی کسی حد تک اس میں اعتماد کی کمی رہ گئی تھی۔

"وعلیکم السلام جی بالا آپ مجھے یاد ہیں کیسی ہیں" اب اسفند کا رخ بالا کی جانب مڑ گیا تھا۔" ہر انسان کو اہمیت دینا ہی اس کی شخصیت کو پرکشش بناتا تھا اس کی باتوں سے لگتا تھا کہ اس کی زندگی میں بس آپ ہی ہیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا اگلے کی بات کو بہت غور سے سننا نہ جانے اسے یہ سب لندن نے سکھایا تھا یا وہ ایسا ہی تھا" زیبائش اسے اور بالا کو بات کرتے دیکھ کر سوچنے لگی۔

"چلیں مس زیبائش آپ سے جلد کسی فیور کی امید رکھے گی now i have to go خدا حافظ لیڈیز"

وہ دونوں اسے جاتا دیکھنے لگی "کیا کمال کا آدمی ہے یار مجھے لگا ہی نہیں میں اتنے عرصے بعد مل رہی ہوں ان سے اب مجھے پتہ چلا کہ امل اتنی اٹیچ کیوں ہے ان سے دیکھا تھا جب امل نے اسفند بھائی کو آتے دیکھا تھا وہ کیا کہتے ہیں جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے" بالا نے آخر کار اپنی چند لمحوں کی گفتگو کا نچوڑ کر ڈالا۔

"اچھا چلو چلتے ہیں یار دیر ہو رہی ہے" زیبائش ابھی بھی اسے دور جاتا دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ اس کی شخصیت سے واقعی متاثر ہوئی تھی۔

"کتنا اچھا آدمی ہے کتنا اچھا ہو اگر ہم دوست بن جائیں" اچانک اس کے دل میں خیال آیا تھا بہت عرصے بعد اسے کوئی شناسا سا شخص ملا تو اس کے دل میں کسی ہمدرد کے ملنے کی امید جاگ اٹھی۔

"آپ لوگ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں" جاوید صاحب نے بیرونی دروازے پہ زیبائش کو روکتے ہوئے بولا۔

"بس انکل آپ کا بہت شکریہ اب ہم چلتے ہیں صبح ڈیوٹی پر جانا ہے" زیبائش کو واقعی وہاں جا کہ اچھا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں بیٹا جیسے آپ کی مرضی اور ہاں اپنے ماموں سے کہنا کہ ہم سخت خفا ہیں ان سے اتنا بلانے پر بھی وہ نہیں آئے" نیلم بیگم بولتے ہوئے انہیں گلے لگانے کیلیے آگے بڑھیں۔

"اوہ میں اپنا موبائل وہیں بھول آئی ہوں تم لوگ گاڑی میں ہی رہو میں بس ابھی آئی" گاڑی میں پہنچ کر اسے یاد آیا تو زیبائش گھر کی جانب دوڑی۔

کافی دیر بعد وہ گاڑی میں آکر بیٹھی۔

"اتنی دیر کیوں لگ گئی آپا" زیبائش کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"موبائل مل نہیں رہا تھا" اس نے اپنے آنسو ضبط کر کہ بمشکل بولا اور گاڑی سٹارٹ کی۔

www.novelsclubb.com

اندر کچھ تو ہوا تھا بالا نے دل میں سوچا لیکن کچھ بولی نہیں۔

اب اسے کون ٹھیک کر سکتا تھا زیبائش جانتی تھی۔

جاری ہے

اگلی قسط بہت جلد۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com